بھاگ آگے کی طرف

صدائے ولائت (علی حسنین رضوی)

میں بارہا اس اخبار کے توسط سے لکھ چکا ہوں کہ پاکستان کا مستقبل تعلیم اور انتھک محنت میں ہے اور تعلیم بھی خصوصاً اُن شعبوں میں جن میں دُنیا کا مستقبل پنہاں ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ ڈاکٹر عطاء الرحمان جیسے مستند اور بالغ النظر لوگ ابھی ہیں جو حکمرانوں کی توجہ جدید ٹیکنالوجی کی طرف دلاتے رہتے ہیں۔ آج میں لوگوں کی توجہ ذرائع آمدورفت میں دُنیا کی پیش قدمی کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

جرمنی جیسے کار اور اُس سے منسلک صنعتوں کا ''ملک'' تصور کیا جاتا ہے۔ وہ آج کے دور میں اپنے قوانین کی بدولت شہروں میں حادثات کی شرح قریب صفر پر لا چُکا ہے اور مستقبل کی جس ٹیکنالوجی پر وہاں کام ہو رہا ہے اُس کی مدد سے وہاں سفر کی مکمل ضروریات ہی تبدیل ہو جائیں گی۔ ایک نیا معاشرہ اور مزید محفوظ سفر دُنیا کا منتظر ہے۔ اہل علم نے ذرائع آمدروفت کے طور پر گاڑی بنائی۔ گاڑی چلانے کیلئے پوری دُنیا میں سڑکوں کا جال بچھایا۔ ان سڑکوں کے کاغذی اور بعد میں ڈیجیٹل نقشے بنائے۔ ان نقشوں کو سیٹلائٹ سے منسلک کر کے گاڑیوں کو نیوی گیشن کی سہولت فراہم کی اور آنے والے دور میں گاڑی کیلئے ایک ایسا خودکار نظام بنایا جارہا ہے کہ آپ گاڑی میں بیٹھیں۔ منزل کا پتہ دیں اور سٹارٹ کا بٹن دبا دیں۔ یہ خودکار نظام خود سے آپ کے سفر کیلئے بہترین اور ٹریفک جام سے ہر ممکنہ حد تک محفوظ راستے کا انتخاب کرے گا اور گاڑی آپ کو آپ کی منزل پر پہنچا دے گی۔ یعنی نہ آپ کو گاڑی ڈرائیو کرنے کی ضرورت اور نہ ہی ایکسیڈنٹ کا ڈر۔

پاکستان میں ایسی کمپنیاں موجود ہیں جنہیں نقشوں کی ڈیجیٹائزیشن میں تجربہ حاصل ہے۔ بہت تھوڑے سہی لیکن ایک آدھ شہر ابھی بھی ایسے ہیں جن کا انفراسٹرکچر بہترین اور محفوظ ہے اب پاکستان ماضی کی ٹیکنالوجیز کو سیکھنے کے بجائے مستقبل میں سرمایہ کاری کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ حکومت پاکستان کو چاہیے کہ دُنیا میں موجود تمام ایسی کمپنیاں جو بغیر ڈرائیور کے خودکار ڈرائیورنگ نظام پر کام کر رہی ہیں اُن سے فرداً فرداً رابطہ کرے اور انہیں اس بات پر قائل کرے کہ وہ پاکستان کے مخصوص علاقوں کو ایسے سسٹم کی جانچ پڑتال کیلئے استعمال کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ مقامی سطح پر اس ٹیکنالوجی اور اس سے منسلک تمام صنعتوں کو خصوصی درجہ دے دیا جائے اور حکومت یہ فیصلہ کرے کہ جہاں ہم نینو ٹیکنالوجی میں کام کریں گے وہاں ہم قومی سطح پر یہ فیصلہ کر لیں کہ آج سے بیس سال بعد جب بغیر ڈرائیور کے گاڑیوں کے خودکار نظام کی بات ہو تو اس میں پاکستان کا ذکر شامل ہو۔

میں تائید کرتا ہوں اُن لوگوں کی جو یہ کہتے ہیں کہ روبوٹک میں سرمایہ کاری کریں۔ یہاں میرے بزرگ پروفیسر عطاالرحمان کے کالم کا تذکرہ کرتا چلوں کہ اب آپ کو مہیا کیے گئے آلات میں ایسے سرکٹ نصب کر دیے جاتے ہیں جو وقت ضرورت ایک خاص سگنل کے تحت پوری مشینری کو ناکارہ کر دیتے ہیں۔ یہ تمام باتیں اس چیز کی غماز ہیں کہ اگر آپ نے ٹیکنالوجی میں خود انحصاری کو قومی مقصد نہ بنایا تو آپ کا دفاعی اور معاشی نظام مکمل طور پر نہ چاہتے ہوئے بھی غیروں کا محتاج رہے گا۔ غیروں کی مہیا کردہ مشینری چاہے وہ دفاعی ہو یا صنعتی اس میں نصب جاسوسی آلے یا سرکٹ ڈھونڈنا بہت پیچیدہ ہی نہیں بلکہ مشکل بھی ہے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ ہمارے نوجوان انہیں ڈھونڈنے کے بجائے دشمن کے کمیونیکیشن پروٹوکول پر کام کریں۔ اگر آپ کو مواصلاتی نظام پر ملکہ حاصل ہے تو ایسے تمام آلات ناکارہ حیثیت کے حامل

ہوجائیں گے اور دشمن آپ کو وقت ضرورت نقصان پہنچانے کے قابل نہیں رہے گا۔ میری ارباب اختیار سے گزارش ہے کہ سیاسی مصلحتوں سے بالاتر ہو کر پروفیسر صاحب جیسے آزمودہ اور مخلص لوگوں کے زیرِانتظام ایک ایسا شعبہ بنائے جو اس ملک کو ٹیکنالوجی کی دُنیا میں راہنمائی فراہم کر سکے۔ میرا خواب ہے کہ پاکستان میں Innovations کے نام پر ایک ادارہ جو صرف معیاری تخلیقی ذہن کے حامل افراد پر مشتمل ھو جو ٹیکنالوجی کی دُنیا میں اچھوتی اور انہونی تخلیقات متعارف کروائیں۔ اپنے بچوں کے لئے اس ملک کیلئے محنت کیجئے کیونکہ آپ لوگ سو رہے ہیں دُنیا نہیں۔